فتاوی فیض الرسول

فقیہِ ملت حضرت علامہ

تصنیف: مفتی جلال الدین احمد امجدی

مہتمم دارالعلوم فیض الرسول براؤں شریف

فالباری تعالیٰ عنہ منزہ وھو محال علیہ تعالیٰ اھ یعنی اشاعرہ اور غیر اشاعرہ کسی کو اس میں اختلاف نہیں کہ ہر وہ چیز جو صفت عیب ہے۔ باری تعالیٰ اس سے پاک ہے اور وہ خدائے تعالیٰ پر محال ہے ممکن نہیں رہا شادی کرنا تو یہ بھی محال ہے کہ خدائے تعالیٰ کو شادی پر قادر ماننے سے کئی خدا کا ممکن ہونا لازم آتا ہے اس لئے کہ جب شادی کرنے پر قادر ہوگا تو استقرار حمل و تولید ولد پر بھی قادر ہوگا اور خدا کا بچہ خدا ہی ہوگا۔ قرآن مجید پارہ ۲۵ رکوع ۱۲ میں ہے۔ قُلْ اِنْ كَانَ لِلرَّحْمٰنِ وَلَدٌ فَاَنَا اَوَّلُ الْعٰبِدِيْنَ ۔ یعنی تم فرماؤ کہ اگر رحمٰن کے لئے کوئی بچہ ہے تو میں سب سے پہلے (اس کا) پوجنے والا ہوں تو قطعاً و بلکہ کئی خدا کا ممکن ہونا لازم آیا کہ قدرت خدا کی انتہا نہیں۔ لاحول ولاقوۃ الا باللہ العلی العظیم۔ ھذا ما عندی والعلم عند اللہ تعالیٰ ورسولہ جل جلالہ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

کتبہ
جلال الدین احمد الامجدی

مسئلہ:۔ از محمد نعمان قادری دارالعلوم تدریس الاسلام بسڈیلہ ضلع بستی

مشرکین کی بخشش تحت قدرت باری تعالیٰ ہے یا نہیں؟

الجواب: بیشک مغفرت مشرکین تحت قدرت باری تعالیٰ ہے شرح مقاصد الطالبین فی علم اصول الدین میں ہے اتفقت الامۃ ان اللہ تعالیٰ لا یغفر عن الکفر قطعاً وان جاز عقلا (بحوالہ سبحٰن السبوح ص۲۳) لیکن ان کی مغفرت کا وقوع محال ہے لقولہ تعالیٰ ان اللہ لا یغفر ان یشرک بہ حاصل یہ ہے کہ مغفرت مشرکین عقلا ممکن بالذات اور شرعا محال بالغیر ہے وھو تعالیٰ اعلم وصلی المولیٰ جل وعلا علی حبیبہ وسلم۔

کتبہ
غلام جیلانی
مدرس دارالعلوم فیض الرسول براؤں شریف
۱۹ رجب المرجب ۱۳۹۳ھ

مسئلہ:۔ از محمد حفیظ اللہ نعیمی دارالعلوم فاروقیہ مدھ نگر پوسٹ دھوائی ضلع گونڈہ

اللہ تعالیٰ کی ذات کے لئے اوپر والا بولنا کیسا ہے؟ اس جملہ سے جہت کا ثبوت ہوتا ہے یا نہیں؟ اگر کوئی یہ جملہ بول کر بلند و بالا اور برتری کے معنی میں استعمال کرے تو اس کی تاویل مسموع ہوگی یا نہیں؟ بینوا توجروا۔

الجواب: خدائے تعالیٰ کی ذات کے لئے اوپر والا بولنا کفر ہے کہ اس لفظ سے اس کے لئے جہت کا ثبوت ہوتا ہے اور اس کی ذات جہت سے پاک ہے جیسا کہ حضرت علامہ سعد الدین تفتازانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ تحریر فرماتے ہیں اذا لم یکن فی مکان لم یکن فی جھۃ لا علو ولا سفل ولا غیرھما (شرح عقائد نسفی ص۳۳) اور حضرت علامہ ابن نجیم

مصری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ تحریر فرماتے ہیں یکفر بوصفہ تعالیٰ بالفوق او بالتحت اھ تلخیصاً (بحر الرائق جلد پنجم ص۱۲۰) لیکن اگر کوئی شخص یہ جملہ بلندی و برتری کے معنی میں استعمال کرے تو قائل پر حکم کفر نہ کریں گے مگر اس قول کو برا ہی کہیں گے اور قائل کو اس سے روکیں گے۔ وھو سبحانہ وتعالیٰ اعلم۔

کتبہ جلال الدین احمد الامجدی

۲۵ جمادی الاخری ۱۴۰۰ھ

مسئلہ: از عبد الحفیظ کانپور

۱۔ ہم لوگوں کا عقیدہ ہے کہ خدا حاضر وناظر ہے۔ تو یہ درست ہے یا نہیں؟ اور کیا یہ عقیدہ رکھنے والا اسلام سے خارج ہو جاتا ہے؟

۲۔ جب لوگ ایک جگہ بیٹھ کر بات چیت کرتے ہیں تو ان کے درمیان خدا موجود ہوتا ہے یہ کہنا چاہئے یا نہیں؟

الجواب: (۱) اگر حاضر وناظر بمعنی شہید وبصیر اعتقاد رکھتے ہیں۔ یعنی ہر موجود اللہ تعالیٰ کے سامنے ہے اور وہ ہر موجود کو دیکھتا ہے تو یہ عقیدہ حق ہے مگر اس عقیدہ کی تعبیر لفظ حاضر وناظر سے کرنا یعنی اللہ تعالیٰ کے بارے میں حاضر وناظر کا لفظ استعمال کرنا نہیں چاہئے لیکن اگر پھر بھی کوئی شخص اس لفظ کو اللہ تعالیٰ کے بارے میں بولے تو وہ کفر نہ ہوگا جیسا کہ درمختار مع شامی جلد سوم ص۳۰۰ میں ہے یا حاضر یا ناظر لیس بکفر وھو اعلم۔

(۲) جب لوگ ایک جگہ بیٹھ کر بات چیت کرتے ہیں تو ان کے درمیان خدا موجود ہوتا ہے۔ یہ نہیں کہنا چاہئے اس لئے کہ اللہ تعالیٰ جگہ اور مکان سے پاک ہے۔ عقائد نسفی میں ہے۔ لا یتمکن فی مکان اھ اس کے تحت شرح عقائد نسفی میں ص۳۳ پر ہے اذا لم یکن فی مکان لم یکن فی جھۃ لا علو ولا سفل ولا غیرھما اور پارہ ۲۸ رکوع ۲ میں ہے مایکون من نجوی ثلثۃ الا ھو رابعھم تو اس آیت کریمہ کا مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ انھیں مشاہدہ فرماتا ہے اور ان کے رازوں کو جانتا ہے اس کا مطلب یہ نہیں کہ ان کے درمیان خدائے تعالیٰ موجود ہوتا ہے تفسیر جلالین میں ہے ھو رابعھم بعلمہ اور علامہ صاوی نے فرمایا قولہ بعلمہ ای وسمعہ وبصرہ ومتعلق بھم قدرتہ وارادتہ اھ۔ اور تفسیر مدارک میں اس آیت کریمہ کے تحت ہے یعلم ما یتناجون بہ ولا یخفی علیہ ما ھم وقد تعالیٰ عن المکان علوا کبیرا اھ وھو تعالیٰ اعلم بالصواب۔

کتبہ جلال الدین احمد الامجدی